مجلسِ اشاعتِ دکنی مخطوطات

کتب خانۂ نواب سالار جنگ مرحوم

اور

جائنٹ بورڈ آف دکنی لٹریچر پبلشنگ کمیٹی

کی

کتابیں

ناشر

جائنٹ بورڈ دکنی لٹریچر پبلشنگ کمیٹی

دیوان دیوڑھی، حیدرآباد، آندھرا پردیش

۱۹۵۸ء

NAWAB SALAR JUNG

نواب میر یوسف علی خان سالار جنگ مرحوم کا کتب خانہ (شعبۂ مشرقی) اپنے نوادرات کے لحاظ سے دنیا کے گراں بہا کتب خانوں میں شمار ہوتا ہے اس میں دکنی اردو کے اکثر ایسے مخطوطات بھی محفوظ ہیں جو کسی اور کتب خانہ میں موجود نہیں ہیں۔ ان کی اشاعت سے ہندوستان کی لسانی تحریکوں اور تہذیبی مضمرات پر گہری روشنی پڑ سکتی ہے سنہ ۱۹۳۵ء میں جبکہ ولی دکنی کا دو صد سالہ یادگاری جشن منایا گیا نواب سالار جنگ مرحوم نے محسوس فرمایا کہ دکنی اردو کے ان نوادرات کو شائع کیا جائے چنانچہ اپنی سرپرستی میں ایک کمیٹی بنام مجلس اشاعت دکنی مخطوطات قائم کر کے اس اہم کام کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری بھی قبول فرمائی۔ اس مجلس کے عہدہ داروں اور ارکان کے نام یہ ہیں:-

(۱) مولوی سید محمد اعظم صاحب ام۔ اے۔ بی۔ ایس سی (کینٹب)

پرنسپل سٹی کالج صدر

(۲) ڈاکٹر سید محی الدین قادری صاحب ایم اے۔ پی ایچ ڈی (ریڈر اُردو جامعہ عثمانیہ) نائب صدر

(۳) مولوی مرزا حسین علی خاں صاحب بی اے (آنرز) پروفیسر انگریزی و پرووسٹ جامعہ عثمانیہ۔ رکن

(۴) مولوی عبد المجید صاحب صدیقی ایم اے۔ ال ال بی (لکچرار تاریخ جامعہ عثمانیہ)۔ رکن

(۵) مولوی عبد القادر سروری صاحب ایم اے ال ال بی (لکچرار اردو جامعہ عثمانیہ) رکن

(۶) مولوی سید محمد صاحب ایم اے (لکچرار اردو سٹی کالج) معتمد

(۷) مولوی میر سعادت علی صاحب ایم اے شریک معتمد

اس مجلس کے زیر اہتمام تو آصاحب معز کے انتقال سے قبل حسب ذیل کتب شائع کی ہو گئی تھیں:۔

۱۔ کلیات سلطان محمد قلی قطب شاہ (۹۸۰ھ تا ۱۰۲۰ھ) مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری صاحب زور۔ ایم اے پی ایچ ڈی پرنسپل چادر گھاٹ کالج

گولکنڈے کے پانچویں تاجدار سلطان محمد قلی قطب شاہ (۹۷۳ھ تا ۱۰۲۰ھ) کے اردو کلام کے مجموعہ کو ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور نے بڑی محنت اور صبر آزما طریقہ پر جمع کر کے (۳۵۲) صفحات کا طویل مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ جس میں موصوف نے سلطان محمد قلی قطب شاہ کی زندگی کے حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور اس کی قادر الکلامی پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر تھا۔ اس کا اردو کلام پچاس ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ جناب ڈاکٹر زور صاحب کے مرتبہ ایڈیشن میں تعداد جملہ صفحات معہ تصاویر ایک ہزار اڑسٹھ ہے۔

قیمت (۱۵ پندرہ) روپیہ

۲۔ **کلیات سراج**۔ مرتبہ مولوی عبدالقادر سروری صاحب ایم اے ال ال بی صدر شعبۂ اردو جامعہ عثمانیہ۔

یہ سید شاہ سراج الدین سراج اورنگ آبادی کے کل اردو اور فارسی کلام اور فارسی خطوط کا مجموعہ ہے۔ اس کو مولوی عبدالقادر سروری صاحب نے بڑی محنت سے ترتیب دیا ہے۔ اور (۱۲۰) صفحات کا

طویل مقدمہ تحریر کر کے سراج کی حیات، تصنیفات اور شاعری پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ سراج کو شاعری میں استاد کا درجہ حاصل تھا۔ آخری زمانہ میں سراج کی ہستی نہایت مقدس ہو چکی تھی۔ عوام اور خواص ان کا حد درجہ احترام کرتے تھے۔ جناب سروری صاحب نے ان کے کلام کے مختلف نسخوں کے مقابلہ کے بعد یہ ایڈیشن مرتب کیا ہے جو (۶۰ ، ۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ فی مجلد دس روپے و غیر مجلد (آٹھ روپے)

۳۔ قصہ بے نظیر (۱۱۵۵ھ) از صنعتی بیجاپوری مرتبہ مولوی عبدالقادر سروری صاحب ام اے ال ال بی۔

یہ منظوم قصہ جو عام طور پر قصہ تمیم انصاری رضؓ کے نام سے موسوم ہے تین سو سال پہلے کی اردو کا نمونہ ہے اس کا مصنف صنعتی بیجاپور کا رہنے والا اور عادل شاہی خاندان کے چھٹے حکمران محمدؐ عادل شاہ کا معاصر تھا۔ یہ ایک عجائبی طرز کا قصہ ہے جس کی مرکزی شخصیت حضرت تمیم انصاری رضؓ ہیں۔ جناب سروری صاحب نے (۱۳۶) صفحات کے مقدمہ کے ساتھ اس کو مرتب کیا ہے۔ اصل قصہ (۱۰۴) صفحات پر مشتمل ہے قیمت مجلد چھ روپے غیر مجلد پانچ روپے

۴۔ پھول بن (۱۰۶۶ھ) از ابن نشاطی مرتبہ مولوی عبدالقادر سروری صاحب ام اے ال ال بی۔

ابن نشاطی گولکنڈہ کا باشندہ ہے اور سلطان عبداللہ قطب شاہ کا درباری شاعر ہے۔ اس کی تصنیف "پھول بن" صوری اور معنوی ہر اعتبار سے ایک قابلِ قدر کارنامہ ہے اور اس زمانہ کی بہترین نظموں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ جناب سروری صاحب نے اِس ایڈیشن کی ترتیب کے ساتھ (۱۱۹) صفحات کا طویل مقدمہ بھی لکھا ہے جس میں شاعر کی زندگی کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے اصل قصہ کی بھی تشریح کر دی ہے جس سے قصہ بہ آسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔ اصل کتاب (۱۷۴) صفحات پر مشتمل ہے۔

قیمت مجلد چھ روپے غیر مجلد پانچ روپے

۵ مثنوی سیف الملوک و بدیع الجمال (سنہ ۱۰۳۵ھ) از غواصی مرتبہ مولوی میر سعادت علی صاحب رضوی ام، اے۔

ملا غواصی سلطان ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں پیدا ہوا سلطان محمد قلی قطب شاہ اور سلطان محمد قطب شاہ کے زمانہ میں شاعری کرتا رہا۔ لیکن اس کو دربار شاہی میں کوئی جگہ نہ مل سکی سلطان عبداللہ قطب شاہ کے زمانہ میں اس کو شہرت نصیب ہوئی اور ملک الشعراء کے درجہ تک پہونچ گیا۔ یہ بہ حیثیت سفیر بیجاپور بھی روانہ کیا گیا تھا۔ اس کی تصنیفیں "سیف الملوک و بدیع الجمال" اور "طوطی نامہ" بہت مشہور ہیں۔ مولوی

میر سعادت علی صاحب رضوی نے ان مثنویوں کو مرتب کر کے طویل مقدمات تحریر کئے ہیں مثنوی سیف الملوک و بدیع الجمال کا مقدمہ (۴۷) صفحات پر مشتمل ہے اور بقیہ کتاب کے (۱۰۹) صفحات ہیں قیمت مجلد چھ روپے غیر مجلد پانچ روپے۔

۶۔ **طوطی نامہ** (۱۰۴۹ھ) از غواصی مرتبہ مولوی میر سعادت علی صاحب رضوی ام۔ اے۔

طوطی نامہ کی زبان بہ نسبت سیف الملوک کے سلیس اور دلکش ہے لیکن شاعرانہ خصوصیات کے لحاظ سے سیف الملوک کا اسلوب طوطی نامہ پر فوقیت رکھتا ہے۔ مولوی میر سعادت علی صاحب رضوی نے اس کتاب کو مرتب کر کے (۴۱) صفحات کا مقدمہ تحریر کیا ہے اور کتاب (۲۹۰) صفحات پر مشتمل ہے۔
قیمت مجلد چھ روپے غیر مجلد پانچ روپے

۷۔ **کلام الملوک** سلاطین دکن کا فارسی کلام مرتبہ مولوی میر سعادت علی صاحب رضوی سلاطین بہمنیہ۔ سلاطین عادل شاہیہ اور سلاطین قطب شاہیہ کا فارسی کلام مولوی میر سعادت علی صاحب رضوی نے بڑی محنت و کاوش سے جمع کیا اور مجلس اشاعت دکنی مخطوطات نے کلام الملوک کے نام سے طبع کرایا ہے اور ناظرین کی سہولت کے لئے ان خاندانوں کے شجرے بھی مناسب موقعوں پر شامل کر دئے گئے ہیں۔ یہ کتاب (۱۱۲) صفحات پر مشتمل ہے۔
قیمت مجلد چھ روپے غیر مجلد پانچ روپے

۸۔ **کلیات عبداللہ قطب شاہ**۔ (۱۰۳۵ھ تا ۱۰۸۳ھ) مرتبہ مولوی سید محمد صاحب ایم۔ اے ریڈر شعبۂ اردو جامعہ عثمانیہ۔

بانی حیدرآباد سلطان محمد قلی قطب شاہ کے نواسے اور گولکنڈے کے ساتویں فرماں روا سلطان عبداللہ قطب شاہ کے اردو کلام کا مجموعہ ہے۔ اس کا عہد شعر و سخن کے لحاظ سے خاص طور پر ممتاز ہے۔ مولوی سید محمد صاحب نے ایک بسیط مقدمہ لکھ کر اس کے حالات زندگی، اس عہد کے تمدن و تہذیب، شعر و شاعری کی ترقی اور خود عبداللہ قطب شاہ کی شاعری پر مفصل تبصرہ کیا ہے۔

قیمت مجلد چھ روپے غیر مجلد پانچ روپے

۹۔ **گلشن عشق** (۱۰۶۸ھ) از نصرتی، مرتبہ مولوی سید محمد صاحب ایم اے ریڈر شعبۂ اردو جامعہ عثمانیہ۔

یہ بیجاپور کے سب سے بڑے شاعر اور دربار علی عادل شاہ ثانی ۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ کے ملک الشعرا ملا نصرتی کی مشہور عشقیہ مثنوی ہے جس میں حسن و عشق اور رزم و بزم کے دلکش مرقع پیش کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مقدمے میں نصرتی کے حالات زندگی اور اس کی تصانیف کے بارے میں بڑی تحقیقی معلومات فراہم کی گئی ہیں نیز اس کے شاعرانہ کمال پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ فی مجلد چھ روپے غیر مجلد پانچ روپے۔

(۲)

ان کتابوں کی اشاعت سے اُردو معلمین اور علماء کی دسترس میں بہت سا نیا مواد پہنچ گیا۔ اکثر کتابیں ہندوستانی جامعات کے اردو کے نصاب میں شریک کی گئیں لیکن نواب سالارجنگ کے انتقال کے بعد مجلس اشاعت دکنی مخطوطات کا کام بھی ملتوی ہوگیا اور جو کتابیں زیرِ طبع تھیں ان کی تکمیل بھی نہ ہوسکی۔

سنہ ۱۹۵۴ء میں سالارجنگ اسٹیٹ کمیٹی نے طے کیا کہ اس مجلس کا کام جاری رہنا ضروری ہے اور نہ صرف اُردو بلکہ دیوناگری رسم الخط میں بھی ان کتابوں کو شائع کرنا مناسب ہے۔ اس خصوص میں کمیٹی کی درخواست پر حکومتِ ہند اور حکومتِ حیدرآباد نے عطیہ منظور فرمایا اور کمیٹی نے بھی مناسب رقم منظور کی۔ کام کی صحیح طور پر نگرانی کے لئے دکھنی پرکاشن سمیتی کے تعاون سے ایک مشترکہ بورڈ نواب مہدی نواز جنگ بہادر منسٹر حکومت آندھرا پردیش کی صدارت میں قائم کیا گیا جس میں حسبِ ذیل اصحاب شامل ہیں:۔

(۱) مسٹر ایل۔ این گپتا معتمد طبابت حکومت آندھرا پردیش

(۲) ڈاکٹر سید محی الدین قادری صاحب زور

(۳) پروفیسر عبدالقادر سروری صاحب

(۴) پروفیسر عبدالمجید صاحب صدیقی

(۵) پنڈت دنشی دھر ودیالنکار

(۶) مولوی سید محمدؐ صاحب

(۷) پروفیسر ہارون خاں صاحب شیروانی

(۸) مولوی میر سعادت علی صاحب رضوی

(۹) ڈاکٹر راج کشور پانڈے۔

(۱۰) مسٹر گوپال راؤ ایکسنگھی کر

(۱۱) مولوی خواجہ حمید الدین صاحب شاہد

(۱۲) مولوی محمدؐ عبدالوہاب صاحب معتمد وخازن اعزازی

(۱۳) مسٹر سرینواس لاہوٹی شریک معتمد

فی الحال حسب ذیل چار کتابیں اردو رسم الخط میں

شایع ہوچکی ہیں ناگری رسم الخط میں دو کتابیں کلیات محمدؐ قلی قطب شاہ اور

کلیات بحری زیر طبع ہیں۔ توقع ہے کہ جلد ان کی طباعت مکمل ہوجائیگی

۱۔ مثنوی رضوان شاہ و روح افزا تصنیف فائز ۱۰۹۴ھ

مرتبہ مولوی سید محمدؐ صاحب ایم اے ریڈر جامعہ عثمانیہ

یہ مثنوی فائز کی واحد ادبی یادگار ہے۔ فائز قطب شاہی خاندان کے آخری فرمان روا ابوالحسن تاناشاہ کے عہد کا شاعر تھا۔ قصہ رضوان شاہ وروح افزا فارسی نثر میں تھا۔ فائز نے اس کو اردو نظم کا جامہ پہنایا ہے اس کی زبان سلیس اور شستہ ہے۔ مولوی سید محمدؐ صاحب نے کتب خانہ نواب سالار جنگ، کتب خانہ آصفیہ اور خانگی کتب خانوں کے نسخوں کے باہمی مقابلہ کے بعد یہ ایڈیشن مرتب کیا ہے اور دس صفحات کا مقدمہ لکھا ہے کتاب (۱۶۱) صفحات پر مشتمل ہے۔ آخر میں فرہنگ بھی شریک ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنے

۴۔ مثنوی چندر بدن و مہیار۔ تصنیف مرزا محمد مقیم مقیمی بیجاپوری مرتبہ مولوی محمد اکبرالدین صاحب صدیقی ایم اے لکچرار سٹی کالج (عثمانیہ یونیورسٹی)

مقیمی سلطان محمد عادل شاہ کے عہد کا مشہور شاعر تھا۔ اس نے عمر کا بڑا حصہ بیجاپور میں گذارا گولکنڈہ اور احمد نگر میں بھی اس نے سفارتی خدمات انجام دی ہیں۔ چندر بدن و مہیار کا قصہ دکن میں ہر شخص کی زبان پر تھا مقیمی نے اس قصہ میں بڑی دلکشی پائی اور اس کو اردو میں

نظم کیا۔

مولوی اکبر الدین صاحب صدیقی نے مختلف نسخوں کے مطالعہ کے بعد اس کو مرتب کر کے (۴۰) صفحات کا طویل مقدمہ لکھا ہے۔

قیمت فی دو روپے آٹھ آنے

۳۔ مثنوی تصویر جاناں تصنیف لچھمی نارائن شفیق اورنگ آبادی ۱۲۸۵ھ مرتبہ مولوی خواجہ حمید الدین صاحب شاہد ام اے لکچرار اُردو چادر گھاٹ کالج (عثمانیہ یونیورسٹی)

شفیق نے کئی مثنویاں لکھی ہیں جن میں سب سے زیادہ اہم مثنوی تصویر جاناں ہے۔ اس میں شفیق نے معشوق کا سراپا کھینچنے میں اپنا پورا زور کمال دکھایا ہے شفیق نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی کے عہد کے مشہور شاعر تھے۔ مولوی خواجہ حمید الدین صاحب شاہد نے اس مثنوی کو مرتب کر کے (۱۴) صفحات کا مقدمہ لکھا ہے جسمیں شفیق کی زندگی کے حالات کی وضاحت کی ہے۔ مثنوی (۶۹) صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت ایک روپئے آٹھ آنے۔

۴۔ پنچھی باچھا (۱۱۴۶ھ) از وجدی مرتبہ مولوی سید محمدؐ صاحب ام اے ریڈر شعبۂ اُردو جامعہ عثمانیہ۔

حضرت شیخ فریدالدین عطار کی مشہور مثنوی منطق الطیر کا آزاد ترجمہ ہے۔ یہ دکن کی قدیم کتابوں میں بہت ہی مقبول کتاب ہے متعدد نسخوں سے مقابلہ کر کے لایق مرتب نے یہ نسخہ ترتیب دیا ہے۔ شروع میں ایک سیر حاصل مقدمہ ہے جس میں وجدی کی ادبی خدمات پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ قیمت چار روپے آٹھ آنے۔

(۳)

ان کے علاوہ اس مجلس کی طرف سے حسب ذیل کتابیں بھی مرتب اور بہت کچھ چھپ بھی چکی ہیں۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب میں یہ مکمل ہو کر منظر عام پر آسکیں گی۔

ابراہیم نامہ از عبدل۔

ارشاد نامہ از شاہ برہان الدین جانم

تاج الحقائق از وجہی

علی نامہ از نصرتی بیجاپوری۔

مطبوعہ کتابوں کے ملنے کا پتہ کتب خانہ سالار جنگ

دیوان دیوڑھی حیدرآباد ہے

کتب فروشوں کو ۲۵ فی صد کمیشن دیا جائیگا۔ دوسرے بڑے کتب فروشوں اور اداروں سے بھی یہ کتابیں منگوائی جاسکتی ہیں۔ چونکہ یہ کتابیں تجارتی منافع کی غرض سے نہیں چھپوائی گئی ہیں اسلئے قیمتیں کاغذ۔ کتابت اور طباعت کے اعلیٰ معیار کے لحاظ سے کم سے کم مقرر کی گئی ہیں اور انکی اشاعت بھی محدود ہے۔ اس لئے کتب خانوں اور کالجوں اور یونیورسیٹیوں کے لئے مناسب ہوگا کہ ایک ایک کاپی جلد منگوالیں۔

کتب خانہ نواب سالار جنگ مرحوم کی دکنی اردو عربی و فارسی قلمی کتابوں کی

وضاحتی فہرستیں

نواب میر یوسف علیخان المخاطب سالار جنگ ثالث کے انتقال کے بعد حکومت نے مرحوم کی اسٹیٹ کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی کمیٹی نے اولاً نواب صاحب کے نوادرات پر توجہ کی اور مشہور عالم میوزیم قایم کیا اور کتب خانہ کی انگریزی کتابیں جنکی تعداد انیس ہزار ہے جامعہ عثمانیہ میں امانت رکھوادیں تاکہ طلبہ مستفید ہوسکیں مشرقی شعبہ میں عربی، فارسی، ہندی اور اردو وغیرہ کی تقریباً تیس ہزار قلمی و مطبوعہ کتابیں شامل ہیں، ان میں (۱۰۴۵) اردو اور دکنی کی مخطوطات ہیں اور تقریباً سات ہزار فارسی و عربی کی ہیں۔

کتب خانہ سے بجا طور پر استفادہ کے لئے کیٹلاگ یا وضاحتی فہرست کی ضرورت ہوتی ہے لیکن کیٹلاگ کا مرتب کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لئے غیر معمولی تجربہ اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کمیٹی کی جانب سے عربی و فارسی مخطوطات کے کیٹلاگ کی ترتیب کا کام ڈاکٹر نظام الدین صاحب

سابق صدر شعبۂ فارسی جامعہ عثمانیہ ناظم دائرۃ المعارف کی نگرانی میں آغاز کرایا گیاہے۔ اور موزوں عملہ کا تقرر بھی کیا گیاہے کیٹلاگ مکمل ہو چکی ہے بطباعت کا کام آغاز کیا گیاہے۔ عربی کیٹلاگ کی جلد اول مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہے اسکی قیمت آٹھ روپے مقرر ہے۔

اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست کا کام انجمن ترقی اردو حیدرآباد کے ایماء پر آغاز کیا گیا اور اس کے لئے مولوی نصیر الدین ہاشمی صاحب کو منتخب کیا گیا جنھیں اس کام کا کافی تجربہ ہے۔

ہاشمی صاحب نے دو سال کے عرصہ میں تنہا اس ضخیم فہرست کو مرتب کیا ہے۔ اس میں حسب ذیل تواویب کے تحت (۳۸) فنون میں کتابوں کو تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) اسلامیات (۲) مذاہب (۳) فلسفہ و منطق (۴) سائنس (۵) کارآمد فنون (۶) فنون لطیفہ (۷) لسانیات (۸) ادبیات (۹) تاریخ (۱۰۴۸) مخطوطات کا اس میں تذکرہ ہے، ہر ایک کتاب کے متعلق سائز، تعداد صفحات وسطر، توعیت خط، تاریخ تصنیف، تاریخ کتابت، مصنف کے حالات کے علاوہ نفس مضمون

کا بھی جائزہ لیا گیا اور آغاز و اختتام کا نمونہ بھی دیا گیا ہے۔ کسی دوسرے کتب خانہ میں اس کتاب کے نسخے موجود ہوں تو اس کا حوالہ بھی درج ہے اس طرح تفصیلی وضاحت اس فہرست میں ہوئی ہے۔

بیسیوں کتابیں ایسی ہیں جو کسی دوسرے کتب خانے میں نہیں ہیں اور صدہا کتابیں ایسی ہیں جو اب تک طبع نہیں ہوئی ہیں آغاز اردو ادب سے لے کر موجودہ عہد تک کی کتابیں اس میں شامل ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے معیاری رسالوں نے اس پر تنقید کی ہے۔

یہ فہرست ($9\frac{1}{2} \times 6$) سائز پر طبع ہوئی ہے (٣٨٣) صفحات ہیں قیمت مجلد بارہ روپیے۔